



BACKGROUNDS Press Information Bureau Government of India

زراعت میں خواتین کسانوں کو بااختیار بنانا

پالیسیاں، اختراعات، اور ادارہ جاتی تعاون

Key Takeaways
- India empowers women farmers through an integrated framework of schemes, covering financial support, affordable credit, improved infrastructure, advanced technology, Training, and skill development. - In 2025-26 (Up to 28.02.26), over 11.61 lakh women farmers were trained and capacitated under the Agricultural Technology Management Agency (ATMA) scheme. - Agricultural Infrastructural Fund (AIF) and Namo Drone Didi expanded access to credit, technology, and training, supporting 8,190 women-led projects worth Rs 2,377 crore. - Women-led Farmers Producer Organizations (FPOs) are growing, with 1175 all-women FPOs benefiting 23.55 lakh farmers. - Under the Pradhan Mantri Kisan Samman Nidhi (PM-KISAN) scheme, over Rs 1.01 lakh crore has been disbursed to women beneficiaries since the inception of the Scheme. - The Krishi Sakhi initiative enhances women's skills, training, and access to resources in the agricultural sector.

تعارف

زراعت طویل عرصے سے ہندوستان کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی رہی ہے، جو غذائی تحفظ، معاش اور دیہی ترقی میں معاون ہے۔ دیہی علاقوں میں خواتین کے لیے زراعت اور اس سے منسلک شعبے روزی روٹی کا بنیادی ذریعہ ہیں، 80 فیصد دیہی خواتین ان شعبوں میں مصروف ہیں۔ ان میں سے 33 فیصد زرعی مزدور اور 48 فیصد خود کار کاشتکار ہیں۔ اقوام متحدہ نے عالمی زراعت میں خواتین کے اہم اور ناگزیر رول کے اعتراف میں 2026 کو خواتین کاشتکاروں کا بین الاقوامی سال (آئی وائی ڈبلیو ایف 2026) قرار دیا ہے۔ خواتین کاشتکار زرعی شعبے کا ایک اہم جزو ہیں، جس میں خواتین کی خاطر خواہ شرکت تیزی سے نمایاں ہو رہی ہے۔



خواتین کی شمولیت پورے زرعی ویلیو چین میں پھیلی ہوئی ہے، جس میں فصلوں کی پیداوار، مویشیوں کا انتظام، زرعی جنگلات، ماہی گیری، باغبانی، فصل سے پہلے کی کارروائیاں، فصل کے بعد کی پروسسنگ، بیکیجنگ اور مارکیٹنگ شامل ہیں۔ نتیجتاً، زرعی ترقی کو آگے بڑھانے، غذائی تحفظ کو بڑھانے اور دیہی معاش کو مضبوط بنانے کے لیے خواتین کی شمولیت مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ آئی وائی ڈبلیو ایف 2026 کا مقصد زمین، وسائل، ٹیکنالوجی، مالیات اور بازاروں تک مساوی رسائی کو فروغ دیتے ہوئے زراعت میں خواتین کے تعاون کو اجاگر کرنا ہے۔ مذکورہ سال حکومتوں، ترقیاتی شرکت داروں، سول سوسائٹی اور نجی شعبے کو متحرک کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ ان جامع پالیسیوں اور ہدف شدہ اقدامات کو فروغ دیا جاسکے جو دنیا بھر میں خواتین کسانوں کی مرئیت، پہچان اور معاشی اختیار کو بڑھاتے ہیں۔

زرعی خوراک کے نظام میں صنفی شمولیت کی ترقی کو فروغ دینا: جی سی ڈبلیو ایف 2026

اقوام متحدہ کا 2026 کا خواتین کسانوں کے بین الاقوامی سال کے طور پر اعلان پالیسی اصلاحات کو آگے بڑھانے، بیداری بڑھانے، عالمی تعاون کو مستحکم کرنے اور زراعت میں خواتین کی مدد کے لیے وسائل کو متحرک کرنے کا ایک اہم موقع پیش کرتا ہے۔ زرعی خوراک کے نظام میں خواتین سے متعلق عالمی کانفرنس (جی سی ڈبلیو ایف 2026) "ڈرائیونگ پروگریس، ایٹاننگ نیوہائٹس" پر مرکوز ہے، جو زرعی ترقی میں خواتین کو زیادہ مؤثر طریقے سے مربوط کرنے کے ہندوستان کے عزم کی نشاندہی کرتی ہے۔ آئی سی اے آر کنونشن سینٹر میں 12-14 مارچ 2026 تک نئی دہلی میں تین روزہ جی سی ڈبلیو ایف 2026 کا انعقاد کیا گیا۔ اس کانفرنس میں ہندوستان اور بیرون ملک سے 700 سے زیادہ شرکاء نے شرکت کی، جن میں سائنسدان، پالیسی ساز، صنعت کے رہنما، کاروباری افراد، خواتین کسان، اسٹارٹ اپس اور طلباء شامل تھے۔ کانفرنس میں صنفی جواب دہ پالیسیوں کو مضبوط بنانے، خواتین کی قیادت اور معاشی شمولیت کو فروغ دینے، اور ٹیکنالوجی پر مبنی، کلائنٹ اسمارٹ اور خواتین کے لئے سازگار زرعی اختراعات کو آگے بڑھانے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ اس میں خواتین کسانوں کا فورم، یوتھ فورم، اور خواتین پر مبنی ٹیکنالوجی اور اسٹارٹ اپ اختراعات کی نمائش کرنے والی ایک نمائش بھی شامل تھی۔ مجموعی طور پر، کانفرنس کا مقصد قابل عمل سفارشات، عالمی بہترین طریقوں اور زیادہ جامع، پائیدار اور مساوی زرعی خوراک کے نظام کی تعمیر کے لیے مستقبل کا روڈ میپ تیار کرنا تھا۔

زرعی ترقی اور خواتین کسانوں کو بااختیار بنانے کے عمل کو یقینی بنانے والی ہدف شدہ اسکیمیں

خواتین کسان ہندوستان کی زرعی ترقی کو آگے بڑھانے میں تیزی سے اہم رول ادا کر رہی ہیں۔ کاشتکاری اور اس سے وابستہ سرگرمیوں میں ان کی بڑھتی ہوئی شرکت کو مختلف سرکاری اقدامات کے ذریعے مضبوط کیا جا رہا ہے جو وسائل، ٹیکنالوجی اور منڈیوں تک ان کی رسائی کو بڑھاتے ہیں۔ زرعی بنیادی ڈھانچے سے متعلق فنڈ (اے آئی ایف) انٹیگریٹڈ اسکیم فار ایگریکلچرل مارکیٹنگ (آئی ایم اے ایم) / ایگریکلچرل مارکیٹنگ انفراسٹرکچر (اے ایم آئی) مشن فار انٹیگریٹڈ ڈیولپمنٹ آف ہارٹیکلچر (ایم آئی ڈی ایچ) پردھان منتری کسان سمان ندھی (پی ایم - کسان) اور ماڈیفائیڈ انٹرسٹ

سبوشن اسکیم (ایم آئی ایس ایس) جیسی اسکیمیں خواتین کسانوں کو سبسڈی، سود کی رعایت اور براہ راست آمدنی کی منتقلی کے ذریعے مالی مدد اور قرض تک رسائی فراہم کرتی ہیں۔ مزید یہ کہ نموڈرون دیدی پروگرام، نیشنل بی کیپنگ اینڈ ہنی مشن (این بی ایچ ایم) اور دین دیال انٹیو دیے یوجنا- نیشنل رورل لائیوٹی ہڈ مشن (ڈی اے وائی- این آر ایل ایم) جیسے اقدامات ٹیکنالوجی کو اپنانے، ہنرمندی کے فروغ اور روزی روٹی میں تنوع کو فروغ دے کر خواتین کی شرکت کو مضبوط کرتے ہیں۔ یہ اقدامات مل کر بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنا کر، بازار کے روابط کو بڑھا کر اور فصل کے بعد کے موثر انتظام میں معاونت فراہم کر کے زرعی ویلیو چین میں خواتین کی شرکت کو مضبوط کرتے ہیں۔



ازرعی انفراسٹرکچر فنڈ (اے آئی ایف)

مذکورہ اسکیم پورے ہندوستان میں زرعی بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کے لیے شروع کی گئی تھی۔ یہ فصل کے بعد قابل عمل انتظامی سہولیات اور پیداواری زرعی اثاثوں کو تیار کرنے کے لیے استعمال ہونے والے قرضوں کے لیے سود کی رعایت اور کریڈٹ گارنٹی سپورٹ کے ذریعے درمیانی سے طویل مدتی قرض کی مالی اعانت کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ اس کی بنیادی توجہ، فارم گیٹ پر اسٹوریج اور لاجسٹک بنیادی ڈھانچہ تیار کرنے اور کسانوں کو اپنی پیداوار کو مناسب طریقے سے ذخیرہ کرنے اور فصل کے بعد کے نقصانات کو کم کر کے اور پچھلیوں پر انحصار کو محدود کر کے بہتر قیمتیں حاصل کرنے کے قابل بنانے پر ہے۔

اے آئی ایف کوآر کے تحت قرضے:

- خواتین کسانوں کی مدد پر خصوصی زور دینے کے ساتھ انفرادی کسان اور کسان گروپ۔
- 9 فیصد کی زیادہ سے زیادہ سود کی شرح،
- سات سال تک کی مدت کے لئے 2 کروڑ روپے تک کے قرضوں کی خاطر 3 فیصد سالانہ سود کی رعایت کے ساتھ۔

28 فروری 2025 تک، مذکورہ اسکیم کے تحت خواتین کسانوں کے لیے 2377 کروڑ روپے کے کل 8190 پروجیکٹوں کو منظوری دی گئی

ہے۔

بی۔ زرعی مارکیٹنگ کے لیے مربوط اسکیم (آئی ایس اے ایم)

زراعت اور کسانوں کی بہبود کی وزارت، انٹیگریٹڈ اسکیم فار ایگریکلچر مارکیٹنگ (آئی ایس اے ایم) کے تحت زرعی مارکیٹنگ انفراسٹرکچر (اے ایم آئی) اسکیم کو نافذ کرتی ہے۔ مذکورہ اسکیم کا مقصد گوداموں اور ویزہاؤس کی تعمیر اور اپ گریڈیشن کے لیے مالی مدد فراہم کر کے دیہی ہندوستان میں زرعی مارکیٹنگ کے نظام کو مضبوط کرنا ہے۔ شمال مشرقی اور پہاڑی علاقوں میں خواتین کسان، ایس سی / ایس ٹی پروموٹر، فارمر پروڈیوسر آرگنائزیشن (ایف پی او) اور مستفیدین 33.33 فیصد سبسڈی کے اہل ہیں جب کہ اس کے مقابلے میں، میدانی علاقوں کے کسان 25 فیصد سبسڈی کے اہل ہیں۔

اسٹور تاج اور اسٹور تاج انفراسٹرکچر کے علاوہ اے ایم آئی کے تحت 31 جنوری 2026 کو قیام کے بعد سے خواتین مستفیدین کی پیشرفت ذیل میں دی گئی ہے:

اسٹور تاج پروجیکٹس کے علاوہ		اسٹور تاج انفراسٹرکچر پروجیکٹس		
خواتین مستفیدین کی تعداد	تھکیل دی گئی صلاحیت	جاری کی گئی سبسڈی (لاکھ روپے میں)	خواتین مستفیدین کی تعداد	جاری کی گئی سبسڈی (لاکھ روپے میں)
10,631	35953967.8	17,3971.41	1095	11,767.67

اے ایم آئی کے تحت 395.53 لاکھ میٹرک ٹن (35953968 میٹرک ٹن) کی مشترکہ ذخیرہ کرنے کی صلاحیت کے ساتھ کل 10631 اسٹور تاج انفراسٹرکچر پروجیکٹوں کو منظوری دی گئی ہے۔ سبسڈی 17,3971.41 لاکھ روپے کی رقم جاری کی گئی ہے، اور اسٹور تاج انفراسٹرکچر پروجیکٹوں کے علاوہ 1095 پروجیکٹوں کو منظوری دی گئی ہے۔ ملک بھر میں خواتین مستفیدین کے لیے سبسڈی کے طور پر 11,767.67 لاکھ روپے جاری کیے گئے ہیں، جس سے زرعی مارکیٹنگ میں خواتین کی شرکت بڑھانے کے لیے اسکیم کے عزم کی عکاسی کرتے ہیں۔

سی۔ نموڈرون دیدی

این اے ایم اوڈرون دیدی اسکیم 2023-24 سے 2025-26 تک خواتین کے اپنی مدد آپ گروپوں (ایس ایچ جیز) کو 1261 کروڑ روپے کے تخمینہ کے ساتھ 15,000 ڈرون فراہم کرنے کے لیے مرکزی شعبے کی ایک پہل ہے۔ یہ پہل جدید زرعی ٹیکنالوجی کو فروغ دیتی ہے، کارکردگی میں اضافہ کرتی ہے، اور ایس ایچ جیز کوڈرون پر مبنی خدمات پیش کرنے کے قابل بنا کر خواتین کی روزی روٹی کو مضبوطی فراہم کرتی ہے۔ منتخب ایس ایچ جیز کوڈرون پیکیج کے لیے، تربیت کے ساتھ، ڈرون پائلٹ کے لیے 15 دن، اور ڈرون اسسٹنٹ ٹریننگ کے لیے 5 دن 80 فیصد مرکزی مالی امداد (8 لاکھ روپے تک) ملتی ہے۔ 2023-24 میں، لیڈ فریڈلائز کمپنیوں (ایل ایف سیز) کے ذریعے 22 ریاستوں میں 1094 ڈرون تقسیم کیے گئے جن میں سے 500 مذکورہ اسکیم کے تحت فراہم کیے گئے، جو جدید زرعی طریقوں میں ٹیکنالوجی کو اپنانے اور خواتین کی شرکت کو بڑھانے کے لیے مضبوط حمایت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

نموڈرون دیدی پہل کے علاوہ، زرعی میکانائزیشن پر ذیلی مشن (ایس ایم اے ایم) خواتین سمیت کسانوں کی مدد کر کے، کسٹم ہارنگ سینٹر (سی ایچ سیز) قائم کر کے اور 50 فیصد امداد (5 لاکھ روپے تک) فراہم کر کے صنعت کاری کی حمایت کرتی ہے، تاکہ دیہی علاقوں میں تکنیک کو اپنانے کو

مضبوط بنانے کے لیے چھوٹے، معمولی، ایس سی/ایس ٹی، شمال مشرقی اور خواتین کسانوں کے ذریعے ڈرون کی خریداری کے لیے 5 لاکھ روپے) فراہم کئے جاسکیں۔

ڈی۔ نیشنل بی کیپنگ اینڈ ہنی مشن (این بی ایچ ایم)

این بی ایچ ایم مرکزی سیکٹر کی ایک اسکیم ہے جسے حکومت نے سائنسی شہد کی مکھی پالنے کو فروغ دینے اور معیاری شہد اور دیگر شہد کی مکھی کی مصنوعات کی پیداوار میں اضافہ کرنے کے لیے شروع کیا ہے۔ مذکورہ اسکیم کا مقصد شہد کی مکھی پالنے کے شعبے کی مجموعی ترقی کو فروغ دینا، آمدنی میں اضافہ کرنا، روزگار کے مواقع پیدا کرنا اور خواتین کسانوں سمیت کھیتی باڑی اور غیر کھیتی باڑی والے دونوں کنبوں کے لیے روزی روٹی میں مدد فراہم کرنا ہے۔ این بی ایچ ایم بیداری پیدا کرنے، صلاحیت سازی اور ہنرمندی کے فروغ پر زور دیتا ہے، جس میں شہد کی مکھی پالنے کی سرگرمیوں میں تربیت اور تعاون کے ذریعے خواتین کو باختیار بنانے پر خصوصی توجہ مرکوز کی جاتی ہے۔

ای۔ دین دیال انٹیو دیے یوجنا۔ قومی دیہی روزی روٹی مشن (ڈی اے وائی۔ این آر ایل ایم)

غربت کے خاتمے کا یہ اہم پروگرام مکمل طور پر خواتین کے ذریعے نافذ کیا گیا ہے، جس کا مقصد انہیں زراعت اور متعلقہ شعبوں میں باختیار بنانا ہے۔ یہ غریب گھرانوں، خاص طور پر خواتین، خود روزگار اور ہنرمند اجرت کے مواقع تک رسائی میں مدد کر کے دیہی غربت کو کم کرتا ہے، اس طرح پائیدار، متنوع معاش پیدا ہوتا ہے۔ دین دیال انٹیو دیے یوجنا۔ نیشنل رورل لائیو ہڈ مشن (ڈی اے وائی۔ این آر ایل ایم) کے تحت ایک اہم سنگ میل باضابطہ مالیاتی اداروں کے ذریعے خواتین کے اپنی مدد آپ گروپوں (ایس ایچ جیز) کو 11 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کا قرضہ دینا ہے۔

مالی سال 2022-23 اور 2024-25 کے درمیان، 2.58 کروڑ خواتین کسانوں نے زرعی ماحولیات اور موبیلیٹی کے انتظام کی تربیت حاصل کی، 2.50 لاکھ کمیونٹی ریسورس پرسنز، جیسے پشو سکھیوں کو تربیت دی گئی، 503 کاشتکاروں کو ڈرون سکھیوں کے طور پر تربیت دی گئی، 70,021 سیلف ہیلپ گروپ (ایس ایچ جیز) خواتین کو قدرتی کاشتکاری کی تربیت دی گئی، اور 800 خواتین کی قیادت والی پروڈیوسر کمیونٹی کو فارمر پروڈیوسر آرگنائزیشن (ایف پی او) اسکیم کے تحت فروغ دیا گیا۔

ایف۔ ترمیم شدہ سود سبوشن اسکیم (ایم آئی ایس ایس)

ماڈیفائیڈ انٹر سٹ سبوشن اسکیم (ایم آئی ایس ایس) مرکزی شعبے ایک کی اسکیم ہے جو کسان کریڈٹ کارڈ (کے سی سی) کے ذریعے کسانوں کو سستی شرحوں پر قلیل مدتی قرض کی دستیابی کو یقینی بناتی ہے۔ کسان کریڈٹ کارڈ (کے سی سی) کو اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ڈیزائن کیا گیا تھا کہ کسانوں کو سستی شرح سود پر قلیل مدتی قرض تک رسائی حاصل ہو۔ مذکورہ اسکیم کے تحت کسان ایک لاکھ روپے تک کا قرض 3 لاکھ 7 فیصد سود کی شرح پر، قرض دینے والے اداروں کو 1.5 فیصد سود کی رعایت کے ساتھ حاصل کر سکتے ہیں۔ خاص طور پر خواتین کسانوں کے لیے رسائی کو بڑھانے کے لیے، بینکوں، ریاستی اور مرکزی حکومتوں، آر بی آئی، نابارڈ، اور کسان رن پورٹل جیسے ڈیجیٹل پلیٹ فارم کے ذریعے معلومات، تعلیم اور مواصلات (آئی ای سی) مہموں کے ذریعے بیداری کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ، ضمانت سے مبرا کریڈٹ کی حد 1.6 لاکھ روپے سے بڑھا کر 2 لاکھ روپے کر دی گئی ہے، جو یکم جنوری 2025 سے نافذ العمل ہے۔

جی۔ باغبانی کی مربوط ترقی کے لیے مشن (ایم آئی ڈی ایچ)

باغبانی کی مربوط ترقی کا مشن (ایم آئی ڈی ایچ) مرکز کے ذریعہ چلائی جانے والی ایک اسکیم ہے جسے 2014-15 سے نافذ کیا گیا ہے، جو ہندوستان کے باغبانی کے شعبے کی جامع ترقی میں معاون ہے، جس میں پھل، سبزیاں، مصالحے، پھول، شجرکاری کی فصلیں اور بہت کچھ شامل ہیں۔ یہ اسکیمیں 60:40 مرکز-ریاست فنڈنگ پیٹرن اور شمال مشرقی اور ہمالیائی ریاستوں کے لیے 90:10 کی پیروی کرتی ہیں۔ ایم آئی ڈی ایچ جلد خراب ہونے والی باغبانی کی پیداوار کے لیے فصل کے بعد کے انتظام (پی ایچ ایم) کا بنیادی ڈھانچہ تیار کرنے میں خواتین کسانوں سمیت کسانوں کی مدد کرتا ہے۔

ایچ۔ دالوں میں آتم زبھرتا کے لیے مشن (دلہن آتم زبھرتا مشن)

2025-26 سے 2030-31 تک چھ برسوں میں 11,440 کروڑ روپے کے کل اخراجات کے ساتھ دالوں میں آتم زبھرتا مشن (دلہن آتم زبھرتا مشن) کا مقصد دالوں کی پیداوار کو بڑھانا ہے، جس میں تور، اڑد اور مسور پر خصوصی توجہ مرکوز کی جائے گی۔ مذکورہ مشن آب و ہوا کے لچکدار بیجوں کی پیداوار اور دستیابی، دالوں کی کاشت کے تحت رقبے کی توسیع، اور فصل کے بعد ذخیرہ کرنے اور انتظامی ٹیکنالوجیز کو فروغ دیتا ہے۔ یہ پردھان منتری ان داتا آئے سرکشن ابھیان (پی ایم اے اے ایس ایچ اے) کے تحت نیشنل ایگریکلچرل کوآپریٹو مارکیٹنگ فیڈریشن آف انڈیا (نیفید) اور نیشنل کوآپریٹو کنزیومرز فیڈریشن (این سی سی ایف) کے ذریعے تور، اڑد اور مسور کی یقینی خریداری کے لیے بھی مدد فراہم کرتا ہے۔ آپریشنل رہنما خطوط کے مطابق، عمل درآمد کرنے والی ریاستیں اس بات کو یقینی بناتی ہیں کہ دالوں کے مشن کے تحت کم از کم 20 فیصد فنڈز خواتین کسانوں کو مختص کیے جائیں۔

آئی۔ پردھان منتری کسان سمان ندھی (پی ایم۔ کسان)

قابل کاشت زمین والے تمام زمیندار کسان گھرانوں کو مالی مدد فراہم کرنے کے لیے، حکومت نے 24 فروری 2019 کو مرکزی شعبے کی اسکیم پردھان منتری کسان سمان ندھی (پی ایم۔ کسان) کا آغاز کیا۔ اس پہل کے تحت اہل کسانوں کو سالانہ 6,000 روپے ملتے ہیں، جن میں سے ہر ایک کو 2,000 روپے کی تین مساوی قسطوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ کسان پی ایم۔ کسان پورٹل، موبائل ایپلی کیشن، اور سی ایس سی کے ذریعے خود اندراج کر سکتے ہیں، اور ان کے زمین کے ریکارڈ کی ڈیجیٹل تصدیق کی جاتی ہے۔ مالی امداد براہ راست بینیفٹ ٹرانسفر (ڈی بی ٹی) نظام کے ذریعے کسان کے آدھار سے منسلک بینک کھاتوں میں منتقل کی جاتی ہے، جو شفافیت، کارکردگی اور بروقت فراہمی کو یقینی بناتا ہے۔

دنیا کے سب سے بڑے ڈی بی ٹی پروگراموں میں سے ایک کے طور پر، پی ایم۔ کسان نے براہ راست مالی مدد فراہم کر کے کسانوں کو نمایاں طور پر متاثر کیا ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ کل فوائد کا تقریباً 25 فیصد خواتین مستفیدین کو جاتا ہے، جو خواتین کسانوں کو باختیار بنانے اور ان کی معاشی سلامتی کو بڑھانے کے لیے حکومت کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔

پی ایم کسان (17/03/2026 تک) کے تحت 22 ویں قسط کے دوران خواتین کسانوں کو فائدہ پہنچایا گیا

خواتین مستفیدین کی تعداد	رقم منتقل کی گئی (کروڑ روپے میں)
--------------------------	----------------------------------

4,309.46	2,15,47,095
----------	-------------

واضح رہے کہ پردھان منتری کسان سمان ندھی (پی ایم-کسان) اسکیم کے تحت اس اسکیم کے آغاز سے اب تک خواتین مستفیدین کو 1.01 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کی رقم تقسیم کی جا چکی ہے۔

سرکاری اسکیمیں انفرادی کسانوں کو براہ راست مالی مدد، قرض تک رسائی، ٹیکنالوجی اور تربیت فراہم کرتی ہیں۔

کسان-پروڈیوسر تنظیمیں (ایف پی او) قائم کی گئی ہیں

- چھوٹے، پسماندہ اور بے زمین کسانوں کو ایک اجتماعی طور پر متحد کر کے مضبوط کرنے، انفرادی طور پر کام کرتے وقت ان کو درپیش چیلنجوں پر قابو پانے میں ان کی مدد کرنے کے لئے۔
- ایف پی او ایک ادارہ جاتی معاون نظام کے طور پر کام کرتے ہیں جو انفرادی اسکیموں کے اثرات کو بڑھاتا ہے، اعلیٰ آمدنی کے استحکام اور زرعی ویلیو چین میں کسانوں کے لیے زیادہ مسابقت کو فروغ دیتا ہے۔

خواتین کی قیادت میں اجتماعی اور کسان پیدا کرنے والی تنظیمیں (ایف پی او)

فارمر پروڈیوسر آرگنائزیشن (ایف پی او) کسانوں کا ایک مجموعہ ہے جو مشترکہ طور پر اپنی زرعی مصنوعات کی پیداوار، پروسسنگ اور مارکیٹنگ کے لیے یکجا ہوتے ہیں۔ ایف پی او کا بنیادی مقصد اجتماعی فیصلہ سازی اور تعاون پر مبنی انتظام کے ذریعے کسانوں کی آمدنی کو بڑھانا، منڈیوں تک رسائی کو بہتر بنانا، اور اراکین، خاص طور پر خواتین کی ترقی کرنا ہے۔

ایف پی او شرکت کی حوصلہ افزائی کر کے شمولیت پر زور دیتے ہیں:

- چھوٹے اور حاشیہ پر رہنے والے کسان
- خواتین کاشتکار
- اپنی مدد آپ گروپوں (ایس ایچ جیز)
- درج فہرست ذات (ایس سی) اور درج فہرست قبائل (ایس ٹی) کے کسان، اور دیگر معاشی طور پر کمزور طبقات۔

یہ جامع نقطہ نظر کاشتکار برادری کے تمام طبقات کی مساوی ترقی اور زیادہ سے زیادہ شرکت کو یقینی بناتا ہے۔ حکومت نے کسانوں کی اجتماعی سرگرمی کو فروغ دینے اور ان کی معاشی حیثیت کو مستحکم کرنے کے لیے، 29 فروری 2020 کو 10,000 کسان-پروڈیوسر تنظیموں (ایف پی او) کی تشکیل اور فروغ کے لیے سنٹرل سکیم کا آغاز کیا۔ ان اقدامات کے لیے 28-2027 تک کل بجٹ 6,865 کروڑ روپے ہے۔ اسکیم کے آغاز کے بعد سے، 7041 ایف پی او کو ایکویٹی گرانٹ کے طور پر 481.38 کروڑ روپے جاری کیے گئے ہیں، جبکہ 2761 ایف پی او کو 712.16 کروڑ روپے کا کریڈٹ گارنٹی کور فراہم کیا گیا ہے

10000 ایف پی او اسکیم کے تحت (28 فروری 2026 تک)

ہر فارمر پروڈیوسر آرگنائزیشن (ایف پی او) کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں کم از کم ایک خاتون ممبر ہوتی ہے اور خواتین پر مرکوز ایف پی او کی مضبوط

قومی موجودگی ہوتی ہے، جس میں 1,175 ایف پی اوز میں 100 فیصد خواتین شیئر ہولڈرز اور 1,084 ایف پی اوز میں 50 فیصد سے 99 فیصد خواتین ممبرز ہوتی ہیں۔ اوڈیشہ، جھارکھنڈ، بہار، مہاراشٹر اور تلنگانہ تمام خواتین ایف پی اوز کی تعداد کے لحاظ سے سرکردہ ریاستوں میں شامل ہیں۔

زراعت میں خواتین کی شرکت بڑھانے کے لیے ادارہ جاتی تعاون

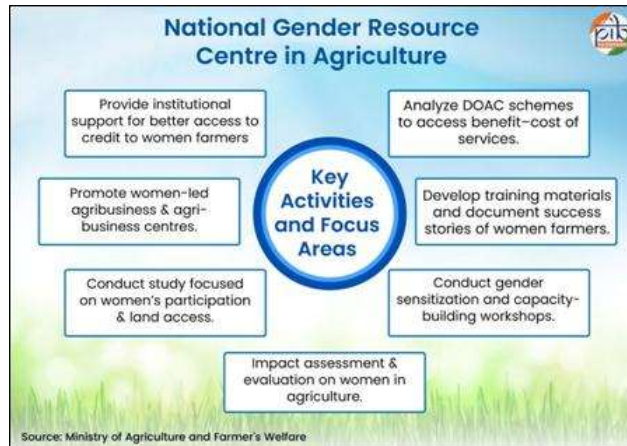
زراعت میں خواتین کی شرکت کو مضبوط بنانے کے لیے ایسے اداروں کے مضبوط نیٹ ورک کی ضرورت ہے جو تربیت، تحقیقی تعاون، پالیسی رہنمائی اور فیلڈ سطح کی صلاحیت سازی فراہم کرتے ہوں۔ مندرجہ ذیل ادارے، جیسے:

- نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ایگریکلچرل ایکسٹینشن مینجمنٹ (ایم اے این اے جی ای) حیدرآباد،
- نیشنل جینڈر ریسورس سینٹر ان ایگریکلچر (این جی آر سی اے)
- آئی سی اے آر۔ سینٹرل انسٹی ٹیوٹ فار ویمن ان ایگریکلچر (سی آئی ڈبلیو اے) بھونیشور اور
- فارم مشینری ٹریننگ اینڈ ٹیسٹنگ انسٹی ٹیوٹ (ایف ایم ٹی ٹی آئی)

خواتین کسانوں کو علم، مہارت اور صنفی جواب دہ معاون نظام سے آراستہ کرنے میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔

اے۔ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ایگریکلچرل ایکسٹینشن مینجمنٹ (مینجمنٹ) حیدرآباد، بھارت، تربیت اور دیگر موضوعاتی پروگراموں کے ذریعے توسیعی پیشہ ور افراد کی صلاحیتیں تشکیل دیتا ہے۔ انسٹی ٹیوٹ میں سینٹر فار جینڈر ان ایگریکلچر صنفی شمولیت والی زرعی ترقی کو فروغ دینے کے لیے تربیت اور دیگر سرگرمیاں انجام دیتا ہے۔ یہ سینٹر اور درمیانی سطح کے توسیعی اہلکاروں اور دیگر متعلقہ فریقوں کے لیے منظم تربیتی پروگراموں کے ذریعے صلاحیت سازی پر مرکوز ہے۔ اہم تربیتی شعبوں میں صنفی مرکزی دھارے میں شامل کرنا، صنفی جواب دہ توسیعی مشاورتی خدمات، خواتین کی صنعت کاری، قائدانہ مہارتیں، صنفی حساس زرعی ویلیو چینز، بازاروں تک رسائی، مالی خواندگی، اور زراعت میں ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز کا استعمال شامل ہیں۔ 2020 سے اب تک انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام مختلف تربیتی پروگراموں سے کل 61,496 خواتین شرکاء کو فائدہ پہنچا ہے۔

بی۔ زراعت میں قومی صنفی وسائل کا مرکز (این جی آر سی اے) یہ تمام صنف پر مرکوز اقدامات کے لیے قومی ہم آہنگی کے ادارے کے طور پر کام کرتا ہے۔ یہ مرکز زرعی پالیسیوں، اسکیموں اور پروگراموں میں صنفی تحفظات کو مربوط کرنے میں کلیدی رول ادا کرتا ہے۔ یہ صنفی جواب دہ زرعی ترقی کو فروغ دینے کے لیے حمایت، پالیسی رہنمائی، تربیت اور تحقیق کے ذریعے ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی حمایت کرتا ہے۔



سی۔ آئی سی اے آر۔ سنٹرل انسٹی ٹیوٹ فار ویمن ان ایگریکلچر (سی آئی ڈبلیو اے) بھونیشور: آئی سی اے آر۔ سی آئی ڈبلیو اے زراعت میں صنفی مسائل اور نقطہ نظر کی نشاندہی کرنے کے لیے زراعت میں خواتین پر تحقیق کرتا ہے۔ انسٹی ٹیوٹ خواتین کے لئے سازگار ٹیکنالوجیز، محنت کو کم کرنے والے آلات، صنفی ذمہ دار کاشتکاری کے طریقوں، اور صلاحیت سازی کے پروگراموں کو فروغ دینے پر مرکوز ہے۔ اس نے آب و ہوا سے متعلق ہوشیار غذائیت سے متعلق حساس زرعی طریقوں، قدرتی کاشتکاری، گھریلو کاشتکاری کے نظام، مشروم کی کاشت، سائنسی ڈیری مینجمنٹ کے طریقوں، گھر کے پچھواڑے میں پولٹری، اور خواتین کی زیر قیادت زرعی صنعت کاری کی حمایت کے لیے ویلیو ایڈیشن پر ماڈیول تیار کیے ہیں۔

خواتین کے کام کے بوجھ کو کم کرنے کے لیے خواتین کے لئے سازگار ٹولز اور ٹیکنالوجیز کی ایک وسیع رینج کی فیلڈ ٹیسٹنگ کی گئی اور متعارف کرائی گئی، جن میں پیڈل سے چلنے والا ناریل کا ڈی ہسر، پاور سے چلنے والا مونگ پھلی کا ڈیکور ٹیکسٹر۔ کم۔ اسٹرپر، مکئی کا ڈی ہسر۔ کم۔ شیلر، روٹری بکری کو کھانا کھلانے کا نظام، گھومنے والا دودھ دینے والا اسٹول، فصل کا آسان بیگ، بہتر دستی ڈسک ریجر، فیون اسٹرپر، ہیڈ لوڈ کا انتظام کرنے کا آلہ، ایپرن قسم کا کلکیشن بیگ، کھاد ڈرائی، بیج ڈرل، سبزی پلکر وغیرہ شامل ہیں۔

اس کے علاوہ، انسٹی ٹیوٹ نے صنفی ذمہ دار انٹیگریٹڈ ہوم اسٹڈیا کیواہار ٹیکچر ماڈل (جی آر آئی ایچ اے) مشروم کی کاشت میں پائیدار شی پرینیور شپ ماڈل (2 ایس 2 ایم) جنائی نیوٹری گارڈن ماڈل، صنفی حساس زرعی نیوٹری فارمنگ سسٹم ماڈل (جی ایس اے این) لائیو اسٹاک اینڈ فشریز ٹیکنالوجیز (جی سی اے ایم) کے ذریعے صنفی حساس کمیونٹی پر مبنی ایگری پری نیور شپ ماڈل کسانوں کی آمدنی کو دوگنا کرنے کے لیے صنفی حساس ماڈل، پائیدار بیک یارڈ پولٹری کے لیے ملٹی ایجنسی پارٹسپیشن ماڈل (ایم اے پی ای ایم) صنفی ذمہ دار آب و ہوا سمارٹ ایگریکلچر فریم ورک وغیرہ جیسے صنفی ذمہ دار توسیعی ماڈل اور طریقہ کار تیار کیے اور ان کا مظاہرہ کیا ہے۔ جس کا مقصد خواتین کسانوں کی روزی روٹی، غذائیت اور آمدنی میں اضافہ کرنا۔

کامنٹی ناتھ شرماکا تبدیلی کا سفر: استقامت سے پائیداری تک

محترمہ۔ اوڈیشہ کے کٹک کے دلار پور گاؤں کی ایک کھیتی باڑی خاتون کامنی ناتھ شرماپنے پانچ افراد کے کنبے کے ساتھ صرف 0.33 ایکڑ کاشت شدہ زمین پر رہتی تھی۔ آمدنی زیادہ تر موسمی چاول کی کاشت پر منحصر ہونے کی وجہ سے، وہ اور اس کے شوہر اکثر اپنی روزی روٹی کو بہتر بنانے کے طریقے تلاش کرنے کے لیے جدوجہد کرتے تھے۔ آئی سی اے آر۔ سی آئی ڈبلیو اے کے شراکت دار تحقیقی پروجیکٹ کے تحت، کامنی کو تربیت، نمائش کے دوروں، سبزیوں کے بیجوں اور پھلوں کے پودوں سمیت مدد ملی۔ اسے ان کے غیر استعمال شدہ تالاب میں ڈک فارمنگ (بلخ پالن) شروع کرنے اور ایک چھوٹے سے جھاڑی والے شید میں پولٹری پالنے کے لیے بھی ابتدائی مدد ملی۔ چونکہ گھر میں پہلے سے ہی دو گائیں موجود تھیں، اس لیے گھر کے چارے کی فراہمی کو بڑھانے کے لیے بائیر ڈنپیز گھاس متعارف کرائی گئی۔

نتائج جلد ہی واضح ہو گئے۔ کنبے نے اپنے غذائیت کے باغ میں اگائی جانے والی انڈوں، دودھ اور اضافی سبزیوں سے کمنا شروع کیا۔ دودھ کی پیداوار میں اضافہ ہوا، جس سے گھریلو غذائیت میں بہتری آئی۔ ہر ایک روپے کی سرمایہ کاری کے ساتھ انہوں نے 1.75 روپے کمائے۔ آئی سی اے آر۔ سی آئی ڈبلیو اے کی کارروائی کے ذریعے اپنی سالانہ آمدنی کو 96,000 روپے تک بڑھا دیا۔ کامنی اپنے گاؤں میں ایک رول ماڈل کے طور پر ابھری، جس نے علاقے کی دوسری خواتین کو متاثر کیا۔ مربوط کاشتکاری کے نظام نے انہیں اور ان کی ساس کو اپنے وقت کا نتیجہ خیز استعمال کرنے کے قابل بنایا، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کس طرح تربیت اور اختراع دیہی معاش کو نمایاں طور پر مضبوط کر سکتی ہے۔

ڈی۔ فارم مشینری ٹریننگ اینڈ ٹیسٹنگ انسٹی ٹیوٹ (ایف ایم ٹی ٹی آئی) بڈنی (مدھیہ پردیش) حصار (ہریانہ) اننت پور (آندھرا پردیش) اور بسوانا تھ چیرالی (آسام) میں واقع چار فارم مشینری ٹریننگ اینڈ ٹیسٹنگ انسٹی ٹیوٹ (ایف ایم ٹی ٹی آئی) مستفیدین کی ایک وسیع رینج ہنرمندی کی ترقی کی تربیت فراہم کرتے ہیں۔ اس میں کسان، خاص طور پر خواتین کسان، تکنیکی ماہرین، انڈر گریجویٹ انجینئر اور کاروباری افراد شامل ہیں۔ مستفیدین کو کسٹم ہارنگ سینٹرز (سی ایچ سیز) میں استعمال ہونے والی مشینوں کو چلانے کی تربیت دے کر ادارے میکانائزیشن تک وسیع رسائی کو فروغ دیتے ہیں، صنفی فرق کو کم کرتے ہیں، اور خواتین کسانوں کو جدید آلات کو اپنانے اور پیداواری صلاحیت کو بڑھانے کے قابل بناتے ہیں۔

ترقی کو پروان چڑھانا: کمیونٹی پر مبنی توسیع اور تربیتی اقدامات

اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ تربیت اور علم ہر گھر تک پہنچے، خواتین پیرا ایگسیٹیشن ورکرز کا ایک مخصوص کیڈر تیار کیا گیا ہے جسے کرشی سکھوں کے نام سے جانا جاتا ہے۔

کرشی سکھوں کا رول اور اہمیت

کرشی سکھیاں خواتین کسانوں کی مشق کر رہی ہیں جنہیں کھیتی باڑی پر پائیدار زراعت کی حمایت کرنے کے لیے پیرا ایگسیٹیشن پروفیشنل کے طور پر تربیت دی گئی ہے۔ وہ "کسانوں کے دوست" کے طور پر کام کرتے ہیں، جو قدرتی کاشتکاری اور مٹی کی صحت کے انتظام میں گھر تک رہنمائی، علم اور مدد فراہم کرتے ہیں۔ کمیونٹی پر مبنی توسیع کو مضبوط بنانے کے لیے، زراعت اور کسانوں کی بہبود کی وزارت نے دیہی ترقی کی وزارت کے ساتھ مل کر مرحلہ وار طریقے سے 70,000 کرشی سکھوں کی مشترکہ تربیت شروع کی ہے۔

تربیت کے بعد کے مرحلے میں، کرشی سکھیاں سیلف ہیلپ گروپ (ایس ایچ جیز) اسکولوں، آنگن واڑیوں، گرام پنچایتوں اور گاؤں کی تنظیموں میں بیداری کے پروگرام منعقد کرتی ہیں۔ ان کا رول ایک لہر کا اثر پیدا کرنا ہے جو ماحول دوست، معاشی طور پر قابل عمل زرعی طریقوں کو بڑے پیمانے پر اپنانے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اس سے دیہی خواتین کاشتکاروں کو توسیعی خدمات سے جوڑ کر مٹی کی صحت میں بہتری، پیداواری صلاحیت میں اضافہ اور کاشتکار گھرانوں کے لیے بہتر معاش کی راہ ہموار ہوتی ہے اور سرکاری پروگرام کرشی سکھوں کی شرکت کو مضبوط بنانے، مہارتوں کو بہتر بنانے اور زراعت میں خواتین کو بااختیار بنانے میں اہم رول ادا کرتی ہیں۔

کرشی سکھیاں کمیونٹی کی سطح پر بیداری کی بنیاد بناتی ہیں، جسے ضلع کی قیادت میں تربیتی اقدامات سے مزید تقویت ملتی ہے۔

اے۔ مہیلا کسان سہولتی کرن پروجنا (ایم کے ایس پی)

مذکورہ اسکیم اسٹیٹ رورل لائیو ہڈ مشن کے ذریعے نافذ کردہ ڈی اے وائی۔ این آر ایل ایم فریم ورک کے تحت دیہی خواتین کے لیے ملک گیر ہنرمندی کے فروغ اور صلاحیت سازی میں مدد فراہم کرتی ہے۔ یہ کمیونٹی اداروں کو مضبوط بنا کر اور پائیدار زراعت کو فروغ دے کر، موبیلیٹی کے بہتر انتظام، اور سائنسی نان ٹمبر فاریسٹ پروڈیوس (این ٹی ایف پیز) کی کاشت اور جمع کر کے خواتین کسانوں کو بااختیار بناتا ہے۔

جون 2025 تک، مشن نے زرعی ماحولیاتی طریقوں کو اپنانے میں 4.62 کروڑ مہیلا کسانوں کی مدد کی تھی، جس میں 2.09 کروڑ موبیلیٹی کے انتظام میں تربیت یافتہ تھے۔ 3.50 لاکھ سے زیادہ کمیونٹی ریسورس پر سنز، کرشی سکھوں (زراعت کے لیے)، پشو سکھوں (موبیلیٹی کے انتظام کے لیے)، ون سکھوں (این ٹی ایف پی جمع کرنے اور کاشت کاری کے لیے) اور متشیا سکھوں (ماہی گیری کی مداخلت کے لیے) کا ایک مضبوط نیٹ ورک فیلڈ سطح کی رہنمائی فراہم کرتا ہے اور علم کے اشتراک کی سہولت فراہم کرتا ہے۔

بی۔ زرعی ٹیکنالوجی مینجمنٹ ایجنسی (اے ٹی ایم اے)

اے ٹی ایم اے ٹارگٹڈ ٹریننگ، صلاحیت سازی اور مظاہروں کے ذریعے ضلع اور بلاک سطح پر زرعی توسیع اور ٹیکنالوجی کی منتقلی کو بڑھاتا ہے۔ یہ فارم ویمنز فوڈ سیکورٹی گروپس (ایف ایس جیز) کی حمایت کر کے خواتین کی شرکت کو فروغ دیتا ہے جو باورچی خانے کی باغبانی، پکچواڑے میں پولٹری، بکری کی پرورش، مشروم کی کاشت اور ڈیری جیسی سرگرمیوں کے ذریعے "ماڈل فوڈ سیکورٹی" کے طور پر کام کرتے ہیں۔ ہر ایف ایس جی کو ایک لاکھ روپے ملتے ہیں۔ ہر بلاک میں سالانہ کم از کم دو گروپوں کے ساتھ تربیت، اشاعتوں اور ضروری ان پٹ کے لیے 25,000 روپے فراہم کئے جاتے ہیں۔ اے ٹی ایم اے کے تحت خواتین مستفیدین کی تعداد 2024-25 میں 9.93 لاکھ سے بڑھ کر 2025-26 میں (28 فروری 2026 تک) 11.61 لاکھ ہو گئی، جو تقریباً 2.29 فیصد اضافہ ظاہر کرتی ہے۔ یہ پروگرام 28 ریاستوں اور 5 مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے 734 اضلاع میں نافذ ہے۔ اے ٹی ایم اے ایک غیر مرکزی اور کسان پر مرکوز توسیعی نظام کی حمایت کرتا ہے، جس میں تربیت، مظاہرے، ایکسپوژرز اور کسان میلوں کے ذریعے کسانوں کی رہنمائی اور صلاحیت میں اضافہ کیا جاتا ہے۔

سی۔ دیہی نوجوانوں کی ہنرمندی کی تربیت (ایس ٹی آر وائی)

ایس ٹی آر وائی دیہی نوجوانوں اور کسانوں کو باغبانی، دودھ اور ماہی گیری سمیت زراعت اور متعلقہ شعبوں میں قلیل مدتی، ہفتہ بھر کی پیشہ ورانہ تربیت فراہم کرتا ہے۔ مذکورہ پروگرام مہارتوں کو بڑھاتا ہے، پیداواری صلاحیت میں اضافہ کرتا ہے، اور خواتین اور نوجوان کاروباریوں پر خصوصی توجہ کے ساتھ خود کے روزگار اور اجرت روزگار دونوں کو فروغ دیتا ہے۔ اس پروگرام میں 2021-22 میں 10,546 مستفیدین، 23-2022 میں 11,634 اور 2023-24 میں 20,940 مستفیدین کو تربیت دی گئی۔ دسمبر 2024 تک، خواتین کسانوں سمیت 51,000 سے زیادہ دیہی مستفیدین کو 2021 سے پہلے ہی تربیت دی جا چکی تھی۔

نتیجہ

پیداوار بڑھانے، دیہی معاش کو فروغ دینے اور جامع اقتصادی ترقی کو فروغ دینے کے لیے زراعت میں خواتین کو بااختیار بنانا بہت ضروری ہے۔ صنفی جواب دہ اسکیمیں، ہنرمندی کے فروغ کے پروگرام، خواتین کے لئے سازگار ٹیکنالوجیز، اور ادارہ جاتی تعاون جیسے ہدف شدہ اقدامات، محنت کو کم کرنے، آمدنی بڑھانے، اور خواتین کو ویلیو چینز میں قائد بننے کے قابل بنانے میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔ اے آئی ایف، پی ایم۔ کسان، اے ٹی ایم اے، ڈی اے وائی۔ این آر ایل ایم، نمودارون دیدی، اور کرشی سکھی پروگرام جیسے اقدامات خواتین کی وسائل، تربیت اور کاشتکاری کے جدید طریقوں تک رسائی کو بڑھا رہے ہیں۔

خواتین کی قیادت والے ایف پی اوز کی ترقی اور کے وی کے اور آئی سی اے آر۔ سی آئی ڈی اے کے ذریعے صلاحیت سازی کی کوششیں خواتین کو پیداواری صلاحیت کو بڑھانے، معاش کو متنوع بنانے اور فیصلہ سازی میں زیادہ فعال طور پر مشغول کرنے کے قابل بناتی ہیں۔ خواتین کاشتکاروں کے بین الاقوامی سال (آئی وائی ڈی ایف 2026) کے وژن کے مطابق زراعت میں خواتین کی مہارت، نمائش اور قیادت کو بڑھانا قومی خوراک اور غذائیت کے تحفظ میں خاطر خواہ تعاون کرتے ہوئے دیہی معاش اور لچک کو مضبوط کرے گا۔

حوالہ جات

Ministry of Agriculture and Farmers' Welfare

https://agriwelfare.gov.in/Documents/Revised_guidelinesATMA_2025.pdf
https://www.manage.gov.in/KrishiSakhi/images/Intro_About20KSs.pdf
[https://www.manage.gov.in/publications/eBooks/Em\(powering\)_2020farm20women20powering20Agriculture.pdf](https://www.manage.gov.in/publications/eBooks/Em(powering)_2020farm20women20powering20Agriculture.pdf)
<https://krishivistar.gov.in/Ngrca.aspx>
<https://icar.org.in/sites/default/files/inline-files/women-in-agriculture-12-13.pdf>
[Final Revised Gender Perceptive.pdf](#)
[Rural Women Neelam Tanu article_03032022.pdf](#)
https://sansad.in/getFile/loksabhaquestions/annex/185/AU1489_xUhLLD.pdf?source=pqals
https://sansad.in/getFile/annex/267/AU3223_iWIEwp.pdf?source=pqars
https://sansad.in/getFile/loksabhaquestions/annex/185/AU2742_Rf5v5f.pdf?source=pqals
https://sansad.in/getFile/loksabhaquestions/annex/185/AS340_Ms7Nka.pdf?source=pqals
https://sansad.in/getFile/annex/267/AU3223_iWIEwp.pdf?source=pqars
https://sansad.in/getFile/loksabhaquestions/annex/185/AU1445_DO2c59.pdf?source=pqals
https://sansad.in/getFile/annex/267/AU3223_iWIEwp.pdf?source=pqars
https://sansad.in/getFile/annex/267/AU3223_iWIEwp.pdf?source=pqars
<https://icar.org.in/sites/default/files/2025-12/GCWAS-202620SecondCircular202026.pdf>
<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2149706>
<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2238318®=3&lang=2>
<https://www.pib.gov.in/PressReleaseIframePage.aspx?PRID=2026015&utm>
<https://www.pib.gov.in/PressReleaseIframePage.aspx?PRID=1982792>

Niti Aayog

https://www.niti.gov.in/sites/default/files/2022-03/Rural_Women_Neelam_Tanu_article_03032022.pdf

PIB Backgrounders

<https://www.pib.gov.in/PressNoteDetails.aspx?ModuleId=3&NoteId=153805&utm>
<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2181702®=3&lang=2>
<https://www.pib.gov.in/PressNoteDetails.aspx?NoteId=155655&ModuleId=3>
<https://static.pib.gov.in/WriteReadData/specificdocs/documents/2025/nov/doc2025114684101.pdf>

Empowering Women Farmers in Agriculture

Farmer's Welfare

Empowering Women Farmers in Agriculture

Policies, Innovations, and Institutional Support

(Release ID : 157897)

شرح-شم-فر

U-6216